Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Elderly Care in the Islamic Perspective: A Critical and Analytical Study in the Light of the Qur'an, Sunnah, and Maqāṣid al-Sharīʿah

اسلامی تناظر میں بزرگوں کی دیکھ بھال: قرآن، سنت اور مقاصدِ شریعہ کی روشنی میں ایک تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ

Naseem Ullah
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology (KUST)
naseemullah.kust@gmail.com
Dr. Qaisar Bilal (Corresponding Author)
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology (KUST)
qaisarbilal@kust.edu.pk

Abstract

Islam provides comprehensive ethical, social, and legal guidance for every stage of human life. Old age is a stage characterized by increasing physical weakness, economic dependence, emotional needs, and the requirement for special care. This study critically and analytically examines the Islamic concept of elderly care in the light of the Qur'an, Sunnah, and Maqāṣid al-Sharīʿah. The Qur'an, particularly in relation to ageing parents, emphasizes service, respect, compassion, and dignified treatment. The Sunnah of the Prophet Muhammad (ﷺ) likewise emphasizes respect for the elderly, recognition of their rights, and compassionate treatment toward them. From the perspective of Maqāṣid al-Sharīʿah, elderly care is directly related to the protection of life, intellect, wealth, family, and human dignity. The study demonstrates that, in Islam, elderly care is not merely an act of moral compassion but a religious, familial, and social responsibility. Nevertheless, in contemporary circumstances where families may be unable to provide continuous care, organized institutional elderly care may also be compatible with Islamic principles when it is based on genuine need and ensures the dignity, religious needs, financial rights, safety, and overall well-being of elderly persons.

Keywords: *Elderly, Older Persons, Care, Qur'an, Sunnah, Maqāṣid al-Sharīʿah, Parents, Human Dignity.*

1۔ تعارفِ موضوع (Introduction)

بڑھاپا انسانی زندگی کا فطری مرحلہ ہے جس میں انسان جسمانی قوت، صحت، معاشی خود کفالت اور بعض اوقات ذہنی صلاحیتوں میں کمی محسوس کرتا ہے۔ اس مرحلے میں اسے صرف طبی سہولت نہیں بلکہ محبت، عزت، سماجی تعلق، جذباتی تعاون اور محفوظ ماحول کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ جدید معاشروں میں خاندانی نظام کی کمزوری، شہری زندگی، معاشی مصروفیات اور مشترکہ خاندان کے محدود ہوتے ہوئے کردار نے بزرگوں کی نگہداشت کو ایک اہم سماجی مسئلہ بنا دیا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں بزرگوں کے احترام اور نگہداشت کا تصور بنیادی طور پر خاندان، رحمت، صلہ رحمی اور انسانی کرامت پر قائم ہے۔ قرآن مجید نے والدین کے بڑھاپے کا خصوصی ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں "اُف" تک نہ کہو اور ان سے باعزت گفتگو کرو۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا۔[1]

ترجمہ: اور تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے ایک یا دونوں تمہارے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑکو، بلکہ ان سے عزت واحترام کے ساتھ بات کرو۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی تصورِ نگہداشت میں جسمانی ضروریات کے ساتھ ساتھ **نفسیاتی احترام اور عزتِ نفس** کو بھی بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

2۔ پس منظر تحقیق (Background)

قدیم اسلامی معاشرے میں بزرگوں کی نگہداشت کا بنیادی ادارہ خاندان تھا۔ والدین، قریبی رشتہ دار اور معاشرتی برادری کمزور افراد کی کفالت میں کردار ادا کرتے تھے۔ قرآن مجید نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کو توحید کے بعد ذکر کر کے اس کی غیر معمولی اہمیت واضح کی[2]۔

بڑھاپے کے بارے میں قرآن کا عمومی تصور بھی قابلِ توجہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو کمزور حالت سے پیدا کرتا ہے، پھر قوت عطا کرتا ہے اور بالآخر اسے دوبارہ کمزوری اور بڑھاپے کی طرف لے جاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ[3]

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تمہیں کمزوری کی حالت میں پیدا کیا، پھر کمزوری کے بعد طاقت عطا فرمائی، پھر طاقت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا پیدا کیا۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور وہی سب کچھ جاننے والا، بڑی قدرت والا ہے۔

اس طرح بڑھاپا انسانی کمزوری کا باعث ہونے کے باوجود تحقیر کا نہیں بلکہ رحمت اور ذمہ داری کا مستحق مرحلہ ہے۔

3۔ مسئلہ تحقیق (Statement of the Problem)

موجودہ دور میں بزرگوں کی نگہداشت کا مسئلہ صرف خاندان تک محدود نہیں رہا۔ بعض خاندانوں میں اولاد معاشی یا جغرافیائی وجوہات کی بنا پر بزرگوں کو مطلوبہ وقت اور نگہداشت فراہم نہیں کر پاتی۔ دوسری طرف بعض معاشروں میں بزرگوں کو نگہداشت کے اداروں میں منتقل کرنا عام ہوتا جا رہا ہے۔

اصل تحقیقی مسئلہ یہ ہے کہ **اسلامی تعلیمات بزرگوں کی نگہداشت کے بارے میں کیا اصول فراہم کرتی ہیں، اور کیا جدید ادارہ جاتی نگہداشت (Institutional Elderly Care) ان اصولوں کے مطابق قابلِ قبول ہو سکتی ہے؟**

4۔ اہمیتِ تحقیق (Significance)

اس موضوع کی اہمیت درج ذیل پہلوؤں سے واضح ہوتی ہے:

1. بزرگ معاشرے کا تجربہ رکھنے والا طبقہ ہیں اور ان کا احترام اسلامی اخلاق کا حصہ ہے۔
2. والدین کی خدمت قرآن و سنت میں خصوصی دینی ذمہ داری قرار دی گئی ہے۔
3. جدید خاندانی تبدیلیوں نے بزرگوں کی نگہداشت کو عملی مسئلہ بنا دیا ہے۔
4. اسلامی مقاصدِ شریعہ بزرگوں کی زندگی، عزت، مال اور دینی ضروریات کے تحفظ کے لیے ایک جامع اصولی فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔
5. یہ تحقیق جدید ادارہ جاتی نگہداشت کے بارے میں اسلامی نقطۂ نظر کی تشکیل میں معاون ہو سکتی ہے۔

5۔ مقاصدِ تحقیق (Objectives)

1. قرآنِ مجید کی روشنی میں بزرگوں، بالخصوص والدین، کی نگہداشت، احترام اور حقوق کے بنیادی اصولوں کو واضح کرنا۔
2. سنتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں بزرگوں کے احترام، حقوق اور نگہداشت سے متعلق تعلیمات کا جائزہ لینا۔
3. بزرگوں کی نگہداشت کے بنیادی اصولوں کا مقاصدِ شریعہ، بالخصوص حفظِ دین، حفظِ نفس، حفظِ عقل، حفظِ نسل اور حفظِ مال، کے ساتھ تعلق واضح کرنا۔
4. جدید ادارہ جاتی نگہداشتِ بزرگاں کا اسلامی اصولوں اور مقاصدِ شریعہ کی روشنی میں تنقیدی و تجزیاتی جائزہ لینا۔
5. اسلامی اصولوں اور مقاصدِ شریعہ کی روشنی میں بزرگوں کی نگہداشت کے لیے ایک بنیادی رہنما اصولی فریم ورک پیش کرنا۔

6۔ تحقیقی سوالات (Research Questions)

1. قرآنِ مجید بزرگوں، بالخصوص والدین، کی نگہداشت، احترام اور حقوق کے بارے میں کون سے بنیادی اصول فراہم کرتا ہے؟
2. سنتِ نبوی ﷺ میں بزرگوں کے احترام، حقوق اور نگہداشت کی کیا اہمیت اور عملی صورتیں بیان ہوئی ہیں؟
3. بزرگوں کی نگہداشت کے اسلامی اصول مقاصدِ شریعہ، بالخصوص حفظِ دین، حفظِ نفس، حفظِ عقل، حفظِ نسل اور حفظِ مال، سے کس طرح مربوط ہیں؟
4. جدید ادارہ جاتی نگہداشتِ بزرگاں کن شرائط اور اصولوں کے تحت اسلامی تعلیمات اور مقاصدِ شریعہ سے ہم آہنگ ہو سکتی ہے؟
5. اسلامی اصولوں اور مقاصدِ شریعہ کی روشنی میں بزرگوں کی نگہداشت کے لیے کون سا بنیادی رہنما اصولی فریم ورک تجویز کیا جا سکتا ہے؟

7۔ سابقہ تحقیقات کا مختصر جائزہ (Literature Review)

اسلامی فقہ، اخلاق اور مقاصدِ شریعہ کے ذخیرے میں والدین، صلہ رحمی، کمزور افراد، انسانی حقوق اور معاشرتی ذمہ داریوں پر وسیع مواد موجود ہے۔ امام غزالی نے مقاصدِ شریعہ کے بنیادی ضروری مقاصد میں دین، جان، عقل، نسل اور مال کے تحفظ کو شامل کیا ہے[4]۔

امام شاطبی نے مصالحِ عامہ اور ضروریاتِ انسانی کے تحفظ کو شریعت کے بنیادی مقاصد سے مربوط کیا اور ضروریات، حاجیات اور تحسینیات کی تقسیم پیش کی[5]۔

تاہم بزرگوں کی **مکمل نگہداشت، انسانی وقار اور جدید ادارہ جاتی** Elderly Care کو قرآن، سنت اور مقاصدِ شریعہ کے جامع فریم ورک میں یکجا کر کے دیکھنے کی مزید گنجائش موجود ہے۔ یہی اس مختصر تحقیق کا بنیادی تحقیقی خلا ہے۔

8۔ منہجِ تحقیق (Research Methodology)

اس تحقیق میں **توصیفی، تحلیلی اور استقرائی** طریقۂ تحقیق اختیار کیا گیا ہے۔ قرآن مجید اور کتبِ حدیث کو بنیادی مصادر جبکہ تفاسیر، اصولِ فقہ، مقاصدِ شریعہ کی کتب اور جدید علمی مواد کو ثانوی مصادر کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ نصوصِ شرعیہ سے بنیادی اصول اخذ کر کے ان کا جدید بزرگوں کی نگہداشت کے مسئلے پر اطلاق کیا گیا ہے۔

9۔ قرآن مجید کی روشنی میں بزرگوں کی نگہداشت

9.1 والدین کے بڑھاپے کا خصوصی احترام

قرآن مجید کا سب سے واضح حکم سورۂ بنی اسرائیل میں ہے:

"فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا"[6]

ترجمہ: والدین جب بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں معمولی سی ناگواری کا اظہار بھی نہ کیا جائے اور ان سے عزت و احترام کے ساتھ گفتگو کی جائے۔

اس آیت سے بزرگوں کی نگہداشت کے کم از کم تین اصول سامنے آتے ہیں:

1. جسمانی نگہداشت
2. نفسیاتی احترام
3. باعزت گفتگو

9.2 والدین کے لیے رحمت ودعا

اگلی آیت میں فرمایا:

"وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا"[7]

یعنی دعا کی تعلیم کے ذریعے اولاد کو یہ احساس دلایا گیا کہ جس طرح والدین نے بچپن میں پرورش کی، اسی طرح بڑھاپے میں ان کے ساتھ رحمت وشفقت کا معاملہ کیا جائے۔

9.3 والدین کی قربانیوں کا اعتراف

سورۂ لقمان میں والدہ کی حمل اور پرورش کی مشقت کا ذکر کرتے ہوئے والدین کے شکر کا حکم دیا گیا ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ[8]

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکید کی۔ اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے اسے پیٹ میں اٹھائے رکھا، اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہے۔ (ہم نے حکم دیا) کہ میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا بھی؛ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

اسی طرح سورۂ احقاف میں انسان کو والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ[9]

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کی تاکید کی۔ اس کی ماں نے اسے مشقت کے ساتھ حمل میں رکھا اور مشقت ہی کے ساتھ اسے جنا، اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس ماہ ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری قوت کو پہنچا اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو اس نے دعا کی: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائی، اور یہ کہ میں ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو، اور میری اولاد کی بھی اصلاح فرما۔ بے شک میں تیری طرف توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

لہٰذا اسلامی تصور میں بزرگوں کی نگہداشت محض موجودہ ضرورت کا جواب نہیں بلکہ **والدین کی سابقہ قربانیوں کے اعتراف اور اخلاقی ذمہ داری کا اظہار** بھی ہے۔

10۔ سنتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں بزرگوں کی نگہداشت

10.1 بزرگوں کے حق کی معرفت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا"

ترجمہ: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں۔[10]

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ بزرگوں کے احترام کو اسلامی معاشرتی اخلاق کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ یہاں صرف احترام کا لفظ نہیں بلکہ **"حق "** کی معرفت کا ذکر ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگوں کے مخصوص حقوق موجود ہیں۔

10.2 والدین کی بڑھاپے میں خدمت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے لیے سخت تنبیہ فرمائی جو اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پائے اور پھر بھی جنت حاصل نہ کر سکے[11]۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کا بڑھاپا اولاد کے لیے بوجھ نہیں بلکہ **ثواب کا موقع** ہے۔

11۔ مقاصدِ شریعہ اور بزرگوں کی نگہداشت

امام غزالی کے مطابق شریعت کے بنیادی مقاصد میں دین، جان، عقل، نسل اور مال کا تحفظ شامل ہے[12]۔ امام شاطبی نے بھی ضروری مصالح کے تحفظ کو مقاصدِ شریعہ کا بنیادی حصہ قرار دیا ہے[13]۔

بزرگوں کی نگہداشت کو ان مقاصد کے ساتھ درج ذیل انداز میں مربوط کیا جا سکتا ہے:

11.1 حفظِ نفس (Protection of Life)

بزرگوں کو مناسب خوراک، رہائش، علاج، صفائی اور طبی نگہداشت فراہم کرنا ان کی جان کے تحفظ سے متعلق ہے۔ لہٰذا دانستہ غفلت، بنیادی ضروریات سے محرومی اور خطرناک حالات میں چھوڑ دینا اسلامی اصولِ حفظِ نفس کے خلاف ہے۔

11.2 حفظِ عقل (Protection of Intellect)

بڑھاپے میں ذہنی کمزوری اور تنہائی کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ مناسب ذہنی سرگرمی، معاشرتی تعلق اور نفسیاتی تعاون بزرگوں کی ذہنی صحت اور عزتِ نفس کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

11.3 حفظِ مال (Protection of Property)

بزرگوں کے مال اور جائیداد پر ناجائز قبضہ یا ان کی کمزوری سے فائدہ اٹھانا اسلامی طور پر ناقابلِ قبول ہے۔ ادارہ جاتی نگہداشت میں بھی ان کے مالی حقوق محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

11.4 حفظِ نسل (Protection of Family)

خاندان اسلامی معاشرے کی بنیادی اکائی ہے۔ بزرگوں کے ساتھ تعلق برقرار رکھنا نسلوں کے درمیان رابطہ، تجربے کی منتقلی اور خاندانی اقدار کے تحفظ کا ذریعہ ہے۔

11.5 انسانی کرامت (Human Dignity)

اگرچہ انسانی کرامت کو کلاسیکی "ضروریاتِ خمسہ" میں مستقل عنوان کے طور پر ہمیشہ شمار نہیں کیا گیا، تاہم قرآن مجید کا اصول "**وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ**[14] ہر انسان کی بنیادی عزت کو ثابت کرتا ہے۔ چنانچہ بزرگوں کو ذلت، تحقیر، بے توجہی یا غیر انسانی سلوک کا نشانہ بنانا اسلامی مزاج کے خلاف ہے۔

12۔ جدید ادارہ جاتی نگہداشت کا تنقیدی جائزہ

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ کہنا درست نہیں کہ ہر قسم کی **Elderly Care Institution** لازماً غیر اسلامی ہے۔ اسی طرح یہ تصور بھی درست نہیں کہ ادارے میں بزرگ کو منتقل کر دینے سے خاندان کی تمام ذمہ داریاں ختم ہو جاتی ہیں۔

اصل اسلامی معیار ادارے کی عمارت نہیں بلکہ نگہداشت کا طریقہ اور بزرگ کے حقوق ہیں۔

اگر کوئی ادارہ مندرجہ ذیل خدمات سرانجام دے سکتا ہے۔

1. مناسب خوراک اور علاج فراہم کرے۔
2. بزرگ کی عزت و کرامت محفوظ رکھے۔
3. نماز، عبادات اور دینی ضروریات کی سہولت دے۔
4. مالی استحصال سے محفوظ رکھے۔
5. خاندان سے تعلق برقرار رکھ۔
6. جسمانی یا ذہنی اذیت سے محفوظ ماحول فراہم کرے۔
7. اور تربیت یافتہ نگہداشت فراہم کرے۔

تو ضرورت کی صورت میں ایسی ادارہ جاتی نگہداشت اسلامی مقاصدِ شریعہ کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکتی ہے۔

لیکن اگر اولاد صرف اپنی سہولت کے لیے والدین کو چھوڑ دے، ان سے تعلق ختم کر دے اور ادارہ ان کی بنیادی ضروریات بھی پوری نہ کرے تو یہ اسلامی تصورِ برّ و احسان کے منافی ہو گا۔ والدین کی خدمت کی اصل ذمہ داری ختم نہیں ہوتی؛ ادارہ صرف **نگہداشت کا ایک ذریعہ** بن سکتا ہے۔

13۔ نتائج تحقیق (Findings)

تحقیق کے بنیادی نتائج یہ ہیں:

1. اسلام میں بزرگوں کا احترام محض معاشرتی رسم نہیں بلکہ دینی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔
2. والدین کے بڑھاپے کو قرآن مجید نے خصوصی طور پر خدمت، رحمت اور حسنِ گفتگو کا مرحلہ قرار دیا ہے۔
3. سنتِ نبوی ﷺ نے عمومی طور پر بزرگوں کے حق کی معرفت اور احترام کو اسلامی معاشرت کا حصہ قرار دیا ہے۔
4. بزرگوں کی نگہداشت حفظِ نفس، حفظِ عقل، حفظِ مال اور حفظِ نسل جیسے مقاصدِ شریعہ سے مربوط ہے۔
5. بزرگوں کی جسمانی ضروریات کے ساتھ ان کی عزتِ نفس، جذباتی ضرورت اور دینی ضروریات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔
6. ادارہ جاتی نگہداشت فی نفسہٖ ممنوع قرار نہیں دی جاسکتی؛ اس کا حکم اس کے مقصد، ضرورت اور طریقۂ کار سے متعلق ہو گا۔
7. والدین کو ادارے میں منتقل کرنے کے باوجود اولاد کی اخلاقی اور شرعی ذمہ داری مکمل طور پر ختم نہیں ہوتی۔
8. اسلامی اصولوں کے مطابق مثالی نظام وہ ہے جس میں خاندان بنیادی کردار ادا کرے اور ضرورت کے وقت معاشرہ اور ریاست معاونت فراہم کریں۔

14۔ سفارشات و تجاویز (Recommendations)

1. مسلم معاشروں میں Family-Based Elderly Care کو بنیادی ترجیح دی جائے۔
2. ضرورت مند بزرگوں کے لیے ایسے ادارے قائم کیے جائیں جو اسلامی اخلاق اور انسانی حقوق کے اصولوں کے مطابق ہوں۔
3. بزرگوں کی نگہداشت کے اداروں میں دینی، طبی، نفسیاتی اور سماجی سہولیات فراہم کی جائیں۔
4. اولاد کو والدین کے حقوق اور بڑھاپے میں ان کی ضروریات کے بارے میں دینی و اخلاقی تربیت دی جائے۔
5. بزرگوں کے مالی استحصال اور ان کی جائیداد پر ناجائز قبضے کے خلاف مؤثر قانونی اقدامات کیے جائیں۔

6. مساجد، مدارس، جامعات اور سماجی ادارے بزرگوں کی خدمت کے حوالے سے آگاہی پیدا کریں۔
7. مستقبل میں اسلامی فقہ اور جدید Gerontology کے باہمی تعلق پر مزید تحقیقی کام کیا جائے۔

15۔خاتمہ (Conclusion)

اسلامی تعلیمات میں بزرگوں کی نگہداشت ایک جامع اخلاقی، دینی اور معاشرتی ذمہ داری ہے۔ قرآن مجید نے والدین کے بڑھاپے کو خصوصی احترام اور خدمت کا مرحلہ قرار دیا، جبکہ سنتِ نبوی ﷺ نے بزرگوں کے حق کی معرفت اور ان کے احترام کو اسلامی معاشرت کا بنیادی وصف قرار دیا۔ مقاصدِ شریعہ کی روشنی میں بزرگوں کی نگہداشت انسانی جان، عقل، مال، خاندان اور کرامت کے تحفظ سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔

اس تحقیق کا بنیادی نتیجہ یہ ہے کہ **اسلام بزرگوں کی نگہداشت کو صرف خاندان کی نجی ذمہ داری تک محدود نہیں کرتا بلکہ خاندان، معاشرے اور ریاست سب کو اپنی استطاعت کے مطابق ذمہ دار بناتا ہے۔** جدید ادارہ جاتی نگہداشت بھی ضرورت کے تحت ایک جائز معاون ذریعہ بن سکتی ہے، لیکن اسے والدین سے لاتعلقی یا ذمہ داری سے فرار کا ذریعہ نہیں بنایا جاسکتا۔ اسلامی تصور کا اصل مقصد بزرگ کو محض زندہ رکھنا نہیں بلکہ اسے **عزت، محبت، تحفظ، دینی سہولت اور انسانی وقار کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق فراہم کرنا ہے۔**

حوالہ جات (References)

[1] الإسراء، 23:
[2] ایضا
[3] الروم:54
[4] الغزالي، أبو حامد محمد بن محمد. (1993). المستصفى في علم الأصول (محمد عبد السلام عبد الشافي، محقق). دار الكتب العلمية، ص.287
[5] الشاطبي، إبراهيم بن موسى. (1997). الموافقات (أبو عبيدة مشهور بن حسن آل سلمان، تحقيق؛ مجلدات 1–7). دار ابن عفان، ج.2، ص.17–24
[6] الإسراء، 23:
[7] الإسراء، 24:
[8] لقمان:14
[9] الأحقاف:15
[10] أبو داود، سليمان بن الأشعث. (2009). سنن أبي داود (شعيب الأرناؤوط، محقق). دار الرسالة العالمية:4943
[11] مسلم، مسلم بن الحجاج. (2006). صحيح مسلم (محمد فؤاد عبد الباقي، محقق). دار إحياء التراث العربي:2551
[12] الغزالي، أبو حامد محمد بن محمد. (1993). المستصفى في علم الأصول (محمد عبد السلام عبد الشافي، محقق). دار الكتب العلمية، ص.287
[13] الشاطبي، إبراهيم بن موسى. (1997). الموافقات (أبو عبيدة مشهور بن حسن آل سلمان، تحقيق؛ مجلدات 1–7). دار ابن عفان، ج.2، ص.17–24
[14] الإسراء، 70: